Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ... عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۸ تبلیغ ۱۳۴۶ھش ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۲۸ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۴۳

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲۷ فروری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ کھانسی اور ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ ربوہ ۲۷ فروری۔ کل سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت طبع کے باوجود کارکنان جلسہ سالانہ کے ایک خصوصی اجلاس میں شرکت فرمائی۔ حضور نے جلسہ کے باحسن وجوہ انتظامات کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور بشارتوں کے ظہور پر خدا تعالیٰ کا شکر اور حمد بجالانے کے علاوہ کارکنان کو نہایت زریں اور بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔ اس اجلاس کی مختصر روداد آئندہ کسی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ (انشاء اللہ)

○ ربوہ ۲۷ فروری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیرالمومنین کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۲۷ فروری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اب بخار تو نہیں ہے۔ لیکن جسم میں درد کھانسی اور ضعف کی تکلیف تاحال چل رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ربوہ ۲۷ فروری۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہے الحمد للہ۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کے لئے تجاویز برائے ایجنڈا دفتر ہذا میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء مقرر کی گئی ہے۔ احباب اس تاریخ سے قبل تجاویز دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاؤں میں اگر انسان استقامت دکھائے تو وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے

انسان کو نڈر نہیں ہونا چاہیئے اور سفلی دنیا کی خاطر دین سے غفلت نہیں کرنی چاہیئے

"جب سخت ابتلاء آئیں اور انسان خدا کے لئے صبر کرے تو پھر وہ ابتلاء فرشتوں سے جا ملاتے ہیں۔ انبیاء اسی واسطے زیادہ محبوب ہوتے ہیں کہ ان پر بڑے بڑے سخت ابتلاء آتے ہیں اور وہ خود ہی ان کو خدا تعالیٰ سے جا ملاتے ہیں۔ امام حسینؓ پر بھی ابتلاء آئے اور سب صحابہؓ کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کہ وہ سخت سے سخت امتحان میں ڈالے گئے۔ گوشت اور پلاؤ کھانے سے اور آرام سے بیٹھ کر تسبیح پھیرتے رہنے سے خدا تعالیٰ کا ملنا محال ہے صحابہؓ کی تسبیح تو تلوار تھی۔ اگر آجکل کے لوگوں کو کسی جگہ اشاعت اسلام کے واسطے باہر بھیجا جاوے تو دس دن کے بعد تو ضرور کہہ دیں گے کہ ہمارا گھر خالی پڑا ہے۔ صحابہؓ کے زمانہ پر اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ابتداء سے فیصلہ کر لیا ہوا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینی پڑ جائے تو پھر دے دیں گے۔ انہوں نے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کو قبول کیا ہوا تھا۔ جتنے صحابہؓ جنگوں میں جاتے تھے کچھ تو شہید ہو جاتے تھے اور کچھ واپس آجاتے تھے اور جو شہید ہو جاتے تھے ان کے اقرباء پھر ان سے خوش ہوتے تھے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دی اور جو بچ آتے تھے وہ اس انتظار میں رہتے تھے اور شاکی رہتے کہ شاید ہم میں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو جو ہم جنگ میں شہید نہیں ہوئے اور اپنے ارادوں کو مضبوط رکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے جان دینے کو تیار رہتے تھے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا (۲۱/۱۹) سب سے زیادہ تقویٰ پر قدم مارنے والی، استقامت اور رضا کے نمونے دکھلانے والی تو ہماری جماعت ہی ہے۔ مگر ان میں سے بھی ابھی بہت ایسے ہیں جو دنیا کے کیڑے ہیں اور ایسے موقعہ پر میں ایک شعر سنا دیتا ہوں کہ ؎

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں

ایں خیال است و محال است و جنوں

اور پھر موت کا اعتبار نہیں کہ کب آ جاوے اس لئے انسان کو نڈر نہیں ہونا چاہیئے اور سفلی دنیا کی خاطر دین سے غفلت نہیں کرنی چاہیئے ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

مباش ایمن از بازیٔ روزگار"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۶۷ء

سفید جھوٹ

ماہنامہ ترجمان القرآن جنوری ۱۹۶۷ء میں شمالی نائیجیریا سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں مودودی مراسلہ نگار کو نائیجیریا میں احمدیوں کی سرگرمیوں کا مجبوراً اعتراف کرنا پڑا ہے مگر جیسا کہ کہتے ہیں "دودھ میں مینگنیاں" ملانے کی بھی مجرمانہ کوشش کی گئی ہے مراسلہ نگار احمدیوں کی کامیابیوں سے بوکھلا کر لکھتا ہے۔

"بدقسمتی سے قادیانی بھی چونکہ پاکستانی ہیں۔ اس لئے جب وہ دین کو پیش کرتے ہیں تو مسلمان اس کو صحیح سمجھ کر فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ اگر پہلی منزل پر مرزا غلام احمد کو پیغمبر کہہ کر پیش کرتے تو مسلمان بھڑک جاتے لیکن یہ لوگ بہت چالاکی کے ساتھ پہلے صرف ان باتوں کو پیش کرتے ہیں۔ جن پر کسی مسلمان کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور جب آدمی اس منزل پر آ جاتا ہے کہ اپنے مبلغوں کی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہہ دے۔ تب یہ قادیانیت کے انجکشن لگاتے ہیں۔ ان کی فتنہ سامانی اسی پر ختم نہیں ہوتی۔ یہ لوگ پاکستان اور اس کے عام مسلمانوں کے خلاف بھی پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے دوران انہوں نے اپنے ماننے والوں کو پاکستان کے حق میں دعا مانگنے سے یہ کہہ کر روکا کہ پاکستان کے مسلمانوں میں اور ہندوستان کے کافروں میں کوئی فرق نہیں۔ اس لئے کسی کے لئے دعا کرنے کا کوئی سوال نہیں البتہ امن کی دعا مانگو۔"

یہ تو مراسلہ نگار کی افترا ہے مگر جیسا کہ کہتے ہیں (دالٹ)

چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ

ترجمان القرآن کے "مرتب" ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا اس پر حاشیہ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

"مراسلہ نگار کے اس بیان کی تصدیق ہمیں متعدد دوسرے ملکوں کے لوگوں سے بھی ملی ہے۔ جہاں قادیانیوں کا رویہ ایسا ہی کچھ تھا۔ اور اس کی وجہ ظاہر ہے۔ جن لوگوں کا اصل مرکز دینی قادیان ہندوستان کے قبضے میں ہے۔ وہ پاکستان کی خاطر ہندوستان سے بگاڑ کیسے مول لے سکتے ہیں۔" (ایضاً ٦٢/٣٧٢)

چونکہ مودودی صاحب بغیر دلیل کے بات کرتے نہیں۔ اس لئے حاشیہ میں من گھڑت دلیل بھی پیش کر دی ہے

مراسلہ نگار کو تو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ نائیجیریا میں احمدیوں کا اخبار The Truth انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے۔ اور نائیجیریا میں بھی انگریزی عام ہے۔ مودودی صاحب کو شائد علم نہ ہو مگر ہیں تو آپ بھی علم دان۔ اس لئے آپ پر لاعلمی کی تہمت لگانا سوئے ظن بلکہ گستاخی میں داخل ہے۔ تاہم اس اخبار کا فی الحال صرف ایک پرچہ ۲ نومبر ۱۹۶۶ء پیش کرتے ہیں۔ یہ پرچہ ہندو پاک جنگ کے قریباً ایک سال بعد کا ہے۔ اس میں پہلے صفحہ پر نہایت نمایاں طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی بڑے سائز میں آپ کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ خبر کے ابتدائی اصل الفاظ (انگریزی) ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

"The great son of the great reformer of this age has passed away from this material world to his abode with Allah. He was a sign of the truthfulness of his father the promised Messiah and the sign of the existence of Allah.

It is thought such living signs of Allah shown in this age through the promised Messiah that we get faith with conviction that there is a living God in ever.

The prophecy about his birth was made by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, The promised Messiah and Mahdi, during a 40 day contemplation practised in retirement in accordance with the divine suggestion in a house at Hoshiarpur a town in eastern Punjab.

The occasion for the retirement was the promised Messiah's (peace be on him) prayer and desire for a divine sign that might demonstrate truth of Islam and the Holy Quran to his opponents who has faild to benefit from rational argument and reasoned presentation of Islamic doctrines and Quranic truths through his writings. (باقی دیکھیں صفحہ ٦ پر)

قطعات

زمزم سے دھو کے دل بھی ذرا صاف کیجئے
حق بات کا نہ مفت میں انحراف کیجئے
تم اہلِ علم و فضل ہوا ہے اہلِ علم و فضل
کچھ اپنے علم و فضل سے انصاف کیجئے

ذکرِ خدا و وردِ درود ان میں عام ہیں
ربوہ و قادیاں بھی مقدس مقام ہیں
مارے گا کون انہیں ہیں جو مر کے جی اٹھے
نادان! ہم مسیح زماں کے غلام ہیں

خدا کی راہ میں جو بندے پائمال ہوتے ہیں
وہ بندے مرتے نہیں لازوال ہوتے ہیں
خدا بنے ہوئے بندے تو ہیں ہزاروں ہزار
خدا کے بندے مگر خال خال ہوتے ہیں

تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ غانا کی بیالیسویں (۴۲) کامیاب سالانہ کانفرنس

- اسلام اور احمدیت کے چھ ہزار پروانوں کا اجتماع — ایثار و قربانی کے ایمان افروز نمونے
- حکومت کے ایک وزیر کی شرکت اور خطاب۔
- احمدی بچوں کا دینی اور عربی معلومات کا مظاہرہ

(مرتبہ: مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد)

الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ غانا کی بیالیسویں سالانہ کانفرنس مؤرخہ ۵ جنوری کو شروع ہو کر ۸ جنوری ۶۷ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی۔ جماعتوں کو سرکلرز اور اخبار میں اعلان کے ذریعہ اطلاع کی گئی۔ پروگرام شائع کر کے بھجوایا گیا۔ ریڈیو پر کانفرنس کے انعقاد کی خبر نشر ہونے کے علاوہ اخبارات میں بھی اعلانات ہوئے۔ بعض اہم شخصیتوں کو بھی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی جن میں سے خاص طور پر قابلِ ذکر مسٹر بی۔ اے۔ یعقوب (Mr. B. A. Yakubu) ہیں جو موجودہ انقلابی حکومت میں واحد مسلمان ممبر ہیں۔ ان کے پاس وزارتِ صنعت اور اراضیات کے محکمہ جات بھی ہیں۔ اسی طرح لیفٹیننٹ کرنل آر۔ جے۔ جی ڈنڈو (Lt. Col. R. J. G. Dontoh) جو سنٹرل ریجن ایڈمنسٹریٹو کمیٹی کے چیئرمین ہیں اور مسٹر اے۔ کے لیوی (Mr. A. K. Lawie) اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس بھی شریک ہوئے یہ ہر دو دوست عیسائی ہیں۔

کانفرنس سے دو روز قبل مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی جو ۵ جنوری کی صبح تک برابر جاری رہی۔ بروز جمعرات مؤرخہ ۵ جنوری کی صبح ۸ بجے کانفرنس کے پہلے دن کی کارروائی شروع ہوئی۔ احباب جماعت اپنی اپنی جماعتوں کی تنظیم کے ماتحت اکثر سفید چوغوں اور سفید پگڑیوں میں ملبوس صبح سات بجے خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے جلسہ گاہ کی طرف رواں دواں تھے جو کہ سمندر کے کنارے کوکونٹ کے درختوں کے نیچے تیار کی گئی تھی۔ یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز تھا کہ شمع احمدیت کے پروانے سفید لباس میں ملبوس خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور اس کے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ عربی اشعار پڑھتے ہوئے جو آپ نے اپنے آقا و محبوب کی مدح اور توصیف میں بیان فرمائے ہیں ایک تنظیم کے تحت جلسہ گاہ کی طرف جا رہے تھے۔

پہلا اجلاس

مؤرخہ ۵ جنوری ۶۷ء کو مسٹر بی۔ اے یعقوب ممبر انقلابی کونسل (و ڈپٹی کمشنر آف پولیس) کی آمد پر ان کی صدارت میں پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے کی اور لوکل زبان میں ترجمہ سنایا۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ وا (Wa) کے احباب نے اجتماعی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ "یا عین فیض اللّٰہ والعرفان" میں سے کچھ اشعار پڑھ کر سنائے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہم یہاں کسی دنیوی غرض اور مقصد کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی جو جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد پر مشتمل تھے پڑھ کر سنائے اور وہ پیشگوئیاں بھی حاضرین کے سامنے رکھیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی ترقی اور اپنی مقبولیت کی بشارت دی ہے اور ان پیشگوئیوں کی صداقت کے ثبوت بھی پیش فرمائے۔

بعد ازاں مکرم مسعود احمد صاحب ایم اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے "ایک مسلمان شہری کے فرائض" پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور احادیث النبی صلعم سے ایک مسلمان شہری کے مختلف فرائض بیان فرمائے۔

اسلام کے بنیادی اصول

محترم مسعود احمد صاحب کے بعد "اسلام کے بنیادی اصول" کے موضوع پر مسٹر اسماعیل بی۔ کے ایڈو (Mr. Ismael B. K Addo B. A.) ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے تقریر کی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی ذات۔ اس کی صفات، انبیاء علیہم السلام کی آمد اور ان کا کام، الٰہی کتب۔ موت اور حشر و نشر وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔

صدارتی تقریر

اس کے بعد صدر اجلاس مسٹر یعقوب صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر کے ابتداء میں فرمایا کہ میں غانا میں مسلمانوں کی حالت سے خوب آگاہ ہوں اور مجھے اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر اسلام کی خدمت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میں نے اسی وجہ سے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور مناسب سمجھا کہ یہاں آکر آپ سے خطاب کروں، حکومت کے نمائندہ اور ممبر کی حیثیت سے نہیں بلکہ آپ کے ایک بھائی کی حیثیت سے۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جو مشکلات اس وقت ہمیں درپیش ہیں یہ محض اسی صورت میں حل ہو سکتی ہیں کہ ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر اس بارہ میں کوئی مناسب راہ تلاش کریں اور سب سے بڑا اور اہم کام جو ہمیں فوری طور پر کرنا ہے وہ ہے پہلے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین دلانا اور پھر اس کی عبادت کی طرف انہیں ترغیب دلانا۔ اسلئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسلام کی اشاعت کے لئے آپ ہر ممکن طریق کو عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

سائنس کی ترقی نے جو بعض مضر اثرات پیدا کئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس وقت دنیا اخلاقی لحاظ سے تباہی کی طرف جا رہی ہے اور سائنس کی ایجادات نے انسان کو خدا تعالیٰ سے نہ صرف دُور کر دیا ہے بلکہ بھلا دیا ہے اور جو انسان خدا تعالیٰ کو بھول جائے وہ یقیناً خسارہ میں ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے اس امر کی کہ ایک عالمگیر جدّ و جہد اس بارہ میں کی جائے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں کیا چھوٹے اور کیا بڑے غرضیکہ ہر طبقہ اور رتبہ کے لوگ اس میں شامل ہو کر اس امر کی کوشش کریں کہ دنیا کو خدا تعالیٰ کے وجود کی خبر دی جائے تا مخلوق اپنے خالق سے رشتۂ محبت قائم کر سکے۔

غانا میں جماعت کی ترقی اور اس کی تعلیمی اور مذہبی خدمات کو سراہتے ہوئے کمشنر موصوف نے فرمایا کہ:۔

"جماعتِ احمدیہ اس بارہ میں پہلے ہی کافی کوشش کر رہی ہے اور غانا میں ایک خاصی تعداد میں سکول جاری کر کے اس بات کا زندہ ثبوت بہم پہنچا چکی ہے کہ اس جماعت میں کلام اللہ کی اشاعت کا جذبہ نہ صرف موجود ہے بلکہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہر ممکن طریق کو عمل میں لانے کی سعی کر رہی ہے۔ یہ جماعت ۱۹۲۱ء میں گولڈ کوسٹ میں قائم ہوئی جبکہ حالات بالکل اس کے ناموافق تھے مگر آج یہ جماعت اسی بات پر فخر محسوس کرنے میں حق بجانب ہے کہ اس کے کافی تعداد میں پاکستانی اور غانین مبلغین گریجوایٹ اور غیر گریجوایٹ اشاعتِ اسلام میں مشغول ہیں۔ ایک احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج قائم ہو چکا ہے احمدیہ سیکنڈری سکول۔ درجنوں مڈل اور پرائمری سکولز قائم ہیں۔ نیز اس کے متبعین ہزاروں کی تعداد میں غانا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلے ہوئے ہیں لہذا میں جماعت کے ممبران کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں اگرچہ پہلے اور جس رنگ میں بھی انہیں ہماری کسی معاملہ میں ضرورت پیش آئے گی تو ہر ممکن طریق سے ان کی امداد کی کوشش کی جائیگی۔"

تقریر کے اختتام پر مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا نے معزز مہمان کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی۔ اسلامی اصولوں کی فلاسفی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈر بقیہ (۲)

The Divine contemplation Commenced on January 22, 1886 and ended on March 3, 1886 on February 20, 1886 when the Promised Messiah was still in meditation at Hoshiarpur he issued a leaflet in which he set out Particulars of The sign Promised to be given to him in answer to his Prayer.

The words of this Prophecy are Published on this Page Under the "Divine Call".

ترجمہ کی ضرورت نہیں کیونکہ مودودی صاحب انگریزی جانتے ہیں۔ خود پڑھ سکتے ہیں۔

اخبار مذکور کے اسی پرچہ میں صفحہ تین پر صدر مملکت پاکستان کی تقریر جو آپ نے ۲/۱ کو ریڈیو پاکستان سے نشر کی تھی نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے اور صدر مملکت کا اسی طرح بڑے سائز کا فوٹو بھی درمیان میں دیا گیا ہے۔ تقریر آپ کسی بھی لوکل اخبار سے پڑھ سکتے ہیں اور مودودی مراسلہ نگار اور مودودی صاحب کے علم و فضل پر "سفید جھوٹ" کا داغ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ مودودی صاحب کو اگر پہلے علم نہیں تو اب جان لیں کہ ہمارا اصول تو سیدھا سادھا اسلامی اصول ہے کہ جس ملک میں رہو اس کے قانون کی پابندی کرو اور فساد نہ کرو کیونکہ ان اللّٰہ لا یحب الفساد۔ ہمارا اصول ہر جگہ ایک ہے۔ ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے اور اسی کا خوف۔ ہمیں اسلامی جماعت کی طرح ہیر پھیر نہیں آتے کہ پاکستان میں تو مسلمانوں کی حکومت کے خلاف تحریکیں چلاؤ اور ہندوستان میں منافقت کا لبادہ زیب تن کر لو۔

احمدیت کیا ہے؟ انگریزی تراجم اور بعض دوسری کتب تحفۃً پیش کیں جو انہوں نے بصد شکریہ قبول کیں۔ اس پر پہلے دن کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

اس اجلاس کی کارروائی کی مفصل رپورٹ اور مسٹر یعقوب کی خدمت میں قرآن کریم اور دیگر کتب اسلامی کی پیشکش اور ان کی تقریر کی خبر اسی شام ریڈیو غانا نے نشر کی دو اخبار "ڈیلی گرافک" اور "غانین ٹائم" نے مع تصاویر رپورٹ شائع کی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک ۱/۲-۱ بجے زیرِ صدارت مسٹر محمد آرتھر پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ غانا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مسٹر یوسف اڈوسی نے کی اور لوکل زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں ابراہیم منکسم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں چند اشعار پڑھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مسٹر محمد جبریل سعید لوکل مبلغ نے "خلافِ اسلام رسومات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں چند ان رسومات کا ذکر کیا جو اس وقت افریقہ خصوصاً غانا میں رائج ہیں اور وہ اسلام کے سراسر خلاف ہیں۔ مثلاً کورٹ شپ۔ وراثت میں صرف ایک بڑے بچہ کے حق کو تسلیم کرنا اور باقی افرادِ خاندان کو محروم کر دینا وغیرہ۔ آپ نے حاضرین کو ان رسومات اور خلافِ اسلام امور سے اجتناب کی تلقین کی اور ان جملہ امور کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم مولوی داؤد احمد صاحب انور نے "معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے ابتداء میں معجزہ کی حقیقت، اس کی ضرورت اور نوعیت پر روشنی ڈالی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات بیان کئے۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان کارنامہ کا ذکر فرمایا جو نسلِ انسانی میں حقیقی مساوات اور عرب جیسی وحشی قوم میں اخلاقی اور روحانی تغیر سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر آپ نے قرآن کریم کے معجزہ کو بیان فرمایا جو ساری دنیا کے لئے ایک مستقل چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک روشن اور تابندہ معجزہ ہے۔

مسٹر عبد اللہ ٹی یو آٹنگ۔ ایم۔ ایس سی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے حاضرین سے "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے؟" کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم جو کشتی نوح میں بیان فرمائی گئی ہے اس کا لوکل زبان میں ترجمہ پیش کیا اور احباب جماعت کو اسکی روشنی میں شرک سے اجتناب، قرآن کریم کی عزت کرنے اور اس کے احکام کو اپنانے والدین کی عزت کرنے، تقوی اللہ اختیار کرنے اور مخلوقِ خدا پر رحم کرنے کی تلقین کی۔

اس اجلاس کے آخر میں خاکسار (محمد صدیق شاہد) نے برکاتِ خلافت پر تقریر کی۔ ابتداء میں خلافت کی اہمیت بیان کی اور پھر بتایا کہ یہ محض خدا تعالےٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ جبکہ ایک طرف ہمارے قلوب اپنے پیارے امام المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جدائی سے سخت مغموم اور محزون تھے دوسری طرف مخالفین کچھ اور ہی امیدیں لگائے بیٹھے تھے ایسے نازک وقت میں جماعت کے اتحاد و اتفاق کو قائم رکھا اور ہمیں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقائہ و متعنا بطول حیاتہ کے وجود مقدس میں ایک محبت کرنے والا، ہمارے دُکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا اور ہمارے لئے دعائیں کرنے والا امام عطا فرما دیا۔

پس احبابِ جماعت کو خدا تعالےٰ کی اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں متواتر دعائیہ خطوط تحریر کر کے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تیسرا اجلاس

مؤرخہ ۶ جنوری کو کانفرنس کا تیسرا اجلاس صبح ۹ بجے زیرِ صدارت لیفٹیننٹ کرنل ڈنٹوہ (Lt. Col. R. J. G. Dontoh) چیئرمین سنٹرل ریجن ایڈمنسٹریٹو کمیٹی منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو مسٹر ابراہیم مانو (Mr. Ibrahim M. Manu) لوکل مبلغ نے کی اور پھر لوکل زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مشنری ٹریننگ کالج کے طلبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ "یا عین فیض اللّٰہ والعرفان" سے اشعار پڑھے۔ بعد ازاں مسٹر محمد آدم یارکوہ نے "ہماری تنظیم" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت، غرض و غایت، جماعت کے عقائد، خلافت کا نظام اور پھر غانا میں جماعتی تنظیم پر روشنی ڈالتے ہوئے احبابِ جماعت کو تنظیم کی برکات سے آگاہ کیا اور ہمیشہ نظامِ سلسلہ کے جملہ احکام و قواعد کی پابندی کی تلقین کی۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات" پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبولیتِ دعا کے نشانات، قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان فرمانے کا نشان اور عربی زبان میں فصاحت و بلاغت کے اعجازی نشان کو پیش کیا۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات۔ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا کو صداقت و واقعات کی روشنی میں پیش کیا۔ (باقی)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے
خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش (۱۵/۲/۶۷ء) تک تعمیر مسجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسمائے گرامی مع ان کی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دعا فرماتے ہیں نیز فرمایا:۔

"جزاھن اللّٰہ احسن الجزاء"

اللہ تعالےٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ہماری تمام بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے اس کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اختلافات کا آغاز

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(قسط نمبر ۳)

صحابہ کی نسبت بدگمانی بلاوجہ ہے

غرض صحابہ کی نسبت جو بعض لوگوں کو حسد اور بدگمانی پیدا ہوگئی تھی بلاوجہ اور بے سبب تھی مگر بلاوجہ ہو یا باوجہ اس کا بیج بو یا گیا تھا۔ اور دین کی حقیقت سے ناواقف لوگوں میں سے ایک طبقہ ان کو غاصب کی حیثیت میں دیکھنے لگا تھا اور اس بات کا منتظر تھا کہ کب کوئی موقعہ ملے اور ان لوگوں کو ایک طرف کر کے ہم حکومت و اموال حکومت پر تصرف کریں۔ دوسری وجہ اس فساد کی یہ تھی کہ اسلام نے حریت فکر اور آزادئ عمل اور مساوات افراد کے ایسے سامان پیدا کر دیئے تھے جو اس سے پہلے بڑے سے بڑے فلسفیانہ خیالات کے لوگوں کو بھی میسر نہ تھے اور جیسا کہ قاعدہ ہے کہ کچھ لوگ جو اپنے اندر مخفی طور پر بیماریوں کا مادہ رکھتے ہیں۔ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ غذا سے بھی بجائے فائدہ کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس حریت فکر اور آزادی عمل کے اصول سے کچھ لوگوں نے بجائے فائدہ کے نقصان اٹھایا اور اس کی حدود کو قائم نہ رکھ سکے۔ اس مرض کی ابتداء تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ہوئی۔ جب کہ ایک ناپاک روح نام کے مسلم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ پر آپؐ کی نسبت یہ الفاظ کہے یا رسول اللہ تقویٰ سے کام لیں۔ کیونکہ آپؐ نے تقسیم مال میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہ یخرج من ضئضئ ھذا قوم یتلون کتاب اللّٰہ رطباً لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ یعنی اس شخص کی نسل سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن کریم بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلے سے نہیں اترے گا اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر اپنے نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ (بخاری کتاب المغازی)

دوسری دفعہ ان خیالات کی دبی ہوئی آگ نے ایک شعلہ حضرت عمرؓ کے وقت میں مارا جب کہ ایک شخص نے برسر مجلس کھڑا ہو کر حضرت عمرؓ جیسے بے نفس انسان اور امت محمدیہ کے اموال کے محافظ خلیفہ پر اعتراض کیا کہ یہ کرتہ آپ نے کہاں سے بنوایا ہے مگر ان دونوں وقتوں میں اس فتنہ نے کوئی خوفناک صورت اختیار نہیں کی۔ کیونکہ اس وقت تک اس کے نشوونما پانے کے لئے کوئی تیار شدہ زمین نہ تھی۔ اور نہ موسم ہی موافق تھا۔ ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں یہ دونوں باتیں میسر آگئیں اور یہ پودا جسے میں اختلال کا پودا کہوں گا۔ ایک نہایت مضبوط تنے پر کھڑا ہوگیا۔ اور حضرت علیؓ کے وقت میں تو اس نے ایسی نشوونما پائی کہ قریب تھا کہ تمام اقطار عالم میں اس کی شاخیں اپنا سایہ ڈالنے لگیں۔ مگر حضرت علیؓ نے وقت پر اس کی مضرت کو پہچانا اور ایک کاری ہاتھ کے ساتھ اسے کاٹ کر گرا دیا اور اگر وہ بالکل اسے مٹا نہ سکے تو کم از کم اسکے دائرہ اثر کو انہوں نے بہت محدود کر دیا۔ **تیسرا** سبب میرے نزدیک یہ ہے کہ اسلام کی نورانی شعاعوں کے اثر سے بہت سے لوگوں نے اپنی زندگیوں میں ایک تغیر عظیم پیدا کر لیا تھا مگر اس اثر سے وہ کمی کسی طرح پوری نہیں ہو سکتی تھی جو ہمیشہ دینی و دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے کسی معلم کا انسان کو محتاج بناتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب فوج در فوج آدمی داخل اسلام ہوئے۔ تب بھی یہی خطرہ دامنگیر تھا۔ مگر آپ سے خدا تعالےٰ کا خاص وعدہ تھا کہ اس ترقی کے زمانہ میں اسلام لانے والے لوگوں کو بد اثر سے بچایا جائے گا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد گو ایک سخت لہر ارتداد کی پیدا ہوئی مگر فوراً دب گئی اور لوگوں کو حقیقت اسلام معلوم ہوگئی۔ مگر آپ کے بعد ایران و شام اور مصر کی فتوحات کے بعد اسلام اور دیگر مذاہب کے میل و ملاپ سے جو فتوحات روحانی اسلام کو حاصل ہوئیں وہی اسکے انتظام سیاسی کے اختلال کا باعث ہوگئیں۔ کروڑوں کروڑ آدمی اسلام کے اندر داخل ہوئے اور اس کی شاندار تعلیم کو دیکھ کر ایسے فدائی ہوئے کہ اسکے لئے جانیں دینے کے لئے تیار ہوگئے۔ مگر اس قدر تعداد نو مسلموں کی بڑھ گئی اور ان کی تعلیم کا کوئی ایسا انتظام نہ ہو سکا جو طمانیت بخش ہوتا۔ جیسا کہ قاعدہ ہے اور انسانی دماغ کے باریک مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی جوش کے ماتحت اُن لوگوں کی تربیت اور تعلیم کی ضرورت محسوس نہ ہوئی جو کچھ یہ مسلمانوں کو کرتے دیکھتے نقل کرتے تھے۔ اور ہر ایک حکم کو بخوشی بجالاتے تھے۔ مگر جوں جوں ابتدائی جوش کم ہوتا گیا ان لوگوں کو تربیت روحانی حاصل کرنے کا موقع نہ ملا تھا اُن کو احکام اسلام کی بجا آوری بار معلوم ہونے لگی۔ اور نئے جوش کے ٹھنڈا ہوتے ہی پرانی عادات نے پھر زور کرنا شروع کیا۔ غلطیاں ہر ایک انسان سے ہو جاتی ہیں اور سیکھتے سیکھتے انسان سیکھتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو کچھ حاصل کرنے کا خیال ہوتا تو کچھ عرصہ تک ٹھوکریں کھاتے ہوئے آخر سیکھ جاتے۔ مگر یا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ حال تھا کہ ایک شخص سے جب ایک جرم ہوگیا تو باوجود رسول کریم صلعم کے ارشاد فرمانے کے کہ جب خدا تعالےٰ ستاری کرے تو کوئی خود کیوں اپنی فضیحت کرے اُس نے اپنے قصور کا خود اقرار کیا اور سنگسار ہونے سے نہ ڈرا۔ یا اب حدود شریعت کو قائم رکھنے کے لئے اگر چھوٹی سے چھوٹی سزا بھی دی جاتی تو ان لوگوں کو ناپسند ہوتی۔ پس بوجہ اسلام کے دل میں نہ داخل ہونے کے شریعت کو توڑنے سے کچھ لوگ باز نہ رہتے اور جب حدود شریعت کو قائم کیا جاتا تو ناراض ہوتے اور خلیفہ اور اسکے عمال پر اعتراض کرتے اور ان کے خلاف اپنے دل میں کینہ رکھتے اور اس انتظام کو سرے سے ہی اوکھاڑ کر پھینک دینے کے منصوبے کرتے۔

چوتھا سبب میرے نزدیک اس فتنہ کا یہ تھا کہ اسلام کی ترقی ایسے غیر معمولی طور پر ہوئی ہے کہ اس کے دشمن اس کا اندازہ شروع میں کر ہی نہ سکے مکہ والے ابھی اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ کے ضعف کے خیال میں ہی بیٹھے تھے کہ مکہ فتح ہوگیا اور اسلام جزیرہ عرب میں پھیل گیا۔ اسلام کی اس بڑھنے والی طاقت کو قیصر روم اور کسریٰ ایران ایسی حقارت آمیز اور تماش بین نگاہ سے دیکھ رہے تھے جیسے کہ ایک جابر پہلوان ایک گھٹنوں کے بل رینگنے والے بچے کی کھڑے ہونے کے لئے پہلی کوشش کو دیکھتا ہے۔ اور سلطنت ایران اور دولت یونان ضربت محمدیہ کے ایک ہی صدمہ سے پاش پاش ہوگئیں۔ جب تک کہ مسلمان ان جابر حکومتوں کا مقابلہ کر رہے تھے جنہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں سال سے بنی نوع کو غلام بنا رکھا تھا۔ اور اس کی قلیل التعداد بے سامان فوج دشمن کی کثیر التعداد و باسامان فوج کے ساتھ برسر پیکار تھی۔ اس وقت تک تو دشمنان اسلام یہ خیال کرتے رہے کہ مسلمانوں کی کامیابیاں عارضی ہیں اور عنقریب یہ لہر نیا رُخ پھیرے گی اور وہ آندھی کی طرح اٹھنے والی قوم بگولے کی طرح اڑ جائے گی مگر ان کی حیرت کی کچھ حد نہ رہی جب چند سال کے عرصہ میں مطلع صاف ہوگیا اور دنیا کے چاروں کونوں پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ یہ ایسی کامیابی تھی جس نے دشمن کی عقل ماردی اور وہ حیرت و استعجاب کے سمندر میں ڈوب گیا اور صحابہؓ اور ان کے صحبت یافتہ لوگ دشمنوں کی نظر میں انسانوں سے بالا ہستی نظر آنے لگے اور تمام امیدیں اپنے دل سے نکال بیٹھے مگر جب کچھ عرصہ فتوحات پر گذر گیا اور وہ حیرت و استعجاب جو ان کے دلوں میں پیدا ہوگیا تھا کم ہوا اور صحابہ کے ساتھ میل جول سے وہ پہلا خوف و خطر جاتا رہا تو پھر اسلام کا مقابلہ کرنے اور مذاہب باطلہ کو قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا اسلام کی پاک تعلیم کا مقابلہ دلائل سے تو وہ نہ کر سکتے تھے حکومتیں مٹ چکی تھیں اور وہ ایک ہی حربہ جو حق کے مقابلہ میں چلایا جاتا تھا یعنی جبر اور تعدی ٹوٹ چکا تھا اب ایک ہی صورت باقی تھی یعنی دوست بن کر دشمن کا کام کیا جائے اور اتفاق پیدا کر کے اختلاف کی صورت کی جائے پس بعض شقی القلب لوگوں نے جو اسلام کے نور کو دیکھ کر اندھے ہو رہے تھے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہو کر اسلام کو تباہ کرنے کی نیت کی کیونکہ اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ تھی اور نگہبان کی موجودگی میں بھیڑیا حملہ نہ کر سکتا۔ اسلئے یہ تجویز کی گئی کہ خلافت کو مٹایا جائے اور اس سلک اتحاد کو توڑ دیا جائے جس میں تمام عالم کے مسلمان پروئے ہوئے ہیں تا اتحاد کی برکتوں سے مسلمان محروم ہو جائیں اور نگران کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھا کر مذاہب باطلہ پھر اپنی ترقی کے لئے کوئی راستہ نکال سکیں اور دجل و فریب کے ظاہر ہونے کا کوئی خطرہ نہ رہے۔

یہ وہ چار باعث ہیں جو میرے نزدیک اس فتنہ عظیم کے برپا کرنے کا موجب ہوئے۔ جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں ملت اسلام کی بنیادوں کو ہلا دیا اور بعض وقت اس پر ایسے آئے کہ دشمن اسباب پر اپنے دل میں خوش ہونے لگا کہ یہ قصر عالیشان اب اپنی چھتوں اور دیواروں سمیت زمین کے ساتھ لگ جائے گا اور ہمیشہ کے لئے اس دین کا خاتمہ ہو جائے گا جس نے اپنے لئے یہ شاندار مستقبل مقرر کیا ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی وہ خدا ہی ہے کہ جس نے اپنا رسول سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو باوجود اس کے منکروں کی ناپسندیدگی کے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ اور چندہ وقف جدید

گذشتہ سال کے چندہ وقف جدید کی وصولی کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ احمدی بچے حضرت صاحب کے اس مطالبہ کو پورا نہیں کر پائے کہ بچے اس سال کے دوران وقف جدید میں پچاس ہزار روپے جمع کروائیں۔ جو کمی رہ گئی ہے اس کی تلافی اب نئے سال میں ضروری ہے۔ اسلئے میں جملہ عہدیداران مجلس اطفال الاحمدیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اب نئے سال کے دوران اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دیں اور کوشش کریں تاکہ سارے اطفال چندہ وقفِ جدید میں شامل ہو جائیں وعدے لکھنے کا کام ۱۵ مارچ تک ختم ہو جانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی بچوں کو وعدہ کے مطابق چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ نیز ماہوار رپورٹ کارگزاری میں اپنی مساعی کو تفصیل سے لکھ کر باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یاد رکھنے کی باتیں

۱۔ ہر ایسے مقام پر جہاں سات سال سے زائد عمر کے دو تین یا زیادہ احمدی بچے موجود ہوں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی چاہیئے۔

۲۔ ہر مجلس میں مربی اطفال اور ناظم اطفال مقرر کئے جائیں

۳۔ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ماہوار رپورٹ مقررہ رپورٹ فارم پر لکھ کر مرکز میں باقاعدگی سے بھجوائے

۴۔ ہر طفل کے لئے رکنیت فارم پُر کرنا ضروری ہے۔ جن اطفال نے اب تک یہ پُر نہیں کئے اُن سے پُر کروا کے فارم مرکز کو بھجوائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے والد مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر ریٹائرڈ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب عرصہ تقریباً ۱۰ ماہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں بیماری نے زیادہ شدت اختیار کر لی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(منیر احمد سالار والا ضلع لائلپور)

۲۔ چوہدری محمد عظیم صاحب دو تین یوم سے دل کی گھبراہٹ اور دمہ کی بیماری سے سخت لاچار ہو گئے ہیں۔ ان کی شفاء کامل کے لئے بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں

خاکسار نصراللہ خان مدرس سیکرٹری مال انجمن احمدیہ غوثیکی ضلع گوجرانوالہ

۳۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور دل کے عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ظہور حسین انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

۴۔ میری چھوٹی ہمشیرہ بعمر ۳ ماہ دمہ، کھانسی اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت عزیزہ کی شفایابی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(وحیدہ دارالیمن ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں

۱۔ وصایا سے متعلقہ رقوم (حصہ آمد۔ حصہ جائداد اور چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت) خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ہر ماہ باقاعدگی سے ارسال فرمائیں۔

۲۔ جن موصی اصحاب کی رقوم ہوں ان کی اسم وار فہرست معہ نمبر وصیت رقوم مرسلہ کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں۔

۳۔ اسم وار فہرست میں یہ صراحت فرمائیں کہ رقم کس کی ہے (حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائداد کا ہے یا کسی نئی وصیت کا چندہ شرط اوّل اور اعلان وصیت ہے) اور وصیت نمبر کا حوالہ بھی ضروری دیں ورنہ مرسلہ رقم یا رقوم بلا تفصیل میں پڑی رہیں گی۔

۴۔ موصی اصحاب کے کھاتوں میں رقوم مرسلہ کا اندراج صرف اسی صورت میں ہو گا جبکہ اسم وار فہرست کے ساتھ ان کے وصیت نمبر اور مطلوبہ تفصیل مطابق ہدایات بھی مہیا کی جائے گی۔

۵۔ اگر کسی وصیت کنندہ کو اپنی وصیت کا نمبر نہیں ملا تو اسکے مثل نمبر کے حوالہ سے رقم ارسال فرمائیں۔

۶۔ وصیت نمبر یا مثل نمبر بھی معلوم نہ ہونے کی صورت میں ولدیت یا زوجیت لکھیں تاکہ دفتر کو نمبر تلاش کرنے میں آسانی ہو اور رقم موصی متعلقہ کے کھاتے میں درج ہو۔

۷۔ یہ گذارشات آپ کی مستقل توجہ کی محتاج ہیں اور بلا ضرورت نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ بعض اصحاب کی طرف سے اسکے خلاف عمل ہوتا ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد الدین صاحب موصی (والد ماجد مکرم چوہدری سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ساکن گھٹیالیاں) مورخہ ۲۲ نومبر ۷۵ بعمر ۹۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ ۲۳ نومبر بروز جمعرات ۹ بجے ربوہ لایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت باوجود ناسازیٔ طبیعت بعد نماز ظہر احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعدہ مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا فرمائی احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ مرحوم کے پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالعزیز محتسب امور عامہ ربوہ

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

بے بی ٹانک
کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ٹائپ مفت
فیس شارٹ ہینڈ ۱۷/- روپے ماہوار
اوقات کار حسب ذیل ہوں گے۔
نشست اول ۷ تا ۸-۳۰ — ۱۰
دوم ۱۰-۳۰ تا — ۱
سوم ۲ تا ۳-۳۰ — ۵
چہارم ۳-۳۰ — ۵ تا — ۹
احباب ان میں داخلہ لے کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔
سید محمد احمد کلثوم مارکیٹ گولبازار ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور (رجسٹرڈ)
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ضرور دیکھ لیا کریں۔
ربوہ میں ہر بڑے جنرل سٹور سے خریدیں لائلپور میں کریم میڈیکل ہال کو ہستی محل کوئٹہ میں عبدالرحمان صاحب طوطی دوہ کراچی میں سرمہ نور اور زبدانی کا جل سید غلام مرتضیٰ صاحب احمدیہ ہیلتھ سے لیں۔
تاجر احباب ہول سیل ربوہ نورانی سٹور سے معقول کمیشن پر خرید شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ڈنگہ ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے تعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو تحریراً معہ پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۱۲ :- میں مریم بتول زوجہ محمد دین قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے :-

طلائی گوکھرو وزنی دو تولے - ۲۵۰/-

انگوٹھے وزنی یک تولہ - ۱۲۵/-

کانٹے وزنی یک تولہ - ۱۲۵

کل میزان - ۵۰۰/-

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جاوے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول -/۲ روپے)

الامۃ :- مریم بتول ڈھورو آباد۔ میرپور خاص ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد :- محمد الدین شاہد خاوند موصیہ ربا میرپور خاص۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا میرپور خاص

گواہ شد :- نور محمد سیکرٹری مال میرپور خاص۔

مسل نمبر ۱۸۶۱۳ :- میں میاں رفیق احمد ولد میاں گل محمد صاحب قوم گوندل پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد و آمد ہے۔

(۱) ایک کنال سکنی زمین واقعہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا قیمتی مبلغ تیرہ ہزار روپیہ (-/۱۳۰۰۰ روپے)

(۲) ایک عدد موٹر کار قیمتی مبلغ چار ہزار روپیہ

(۳) اس کے علاوہ ماہوار آمدنی قریباً چار صد روپیہ ہے

میں اس جائداد و ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول -/۱۰ روپے)

العبد :- بقلم خود رفیق احمد ولد میاں گل محمد

گواہ شد :- عبدالرزاق بقلم خود کالونی معصوم شاہ حسین آگاہی ضلع ملتان

گواہ شد :- عبدالرؤف سیکرٹری وصایا ملتان۔

مسل نمبر ۱۸۶۱۴ :- میں محمودہ بیگم زوجہ برکت اللہ صاحب قوم منہاس راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے :-

(۱) مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے۔

ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی دس ماشہ مالیتی -/۱۰۰ روپے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ایک روپیہ)

الامۃ :- محمودہ بیگم اہلیہ برکت اللہ صاحب کارکن نظارت علیا۔

گواہ شد :- محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد :- برکت اللہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۶۱۵ :- میں عبدالرحمٰن ولد مولوی عمر دین صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ دکانداری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک عدد مکان پختہ واقع شادیوال ضلع گجرات جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ تین ہزار روپیہ ہے (-/۳۰۰۰) اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میری وفات کے بعد میرا کوئی ترکہ ثابت ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

(۲) میرا گزارہ دکان کی آمد پر ہے جو اندازاً سالانہ آٹھ صد چھپن (-/۸۵۶) روپے ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد کا حسب قواعد ۱/۸ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ایک روپیہ)

العبد عبدالرحمٰن شادیوال ضلع گجرات

گواہ شد :- محمد شفیع امیر جماعت شادیوال ضلع گجرات

گواہ شد :- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا حال شادیوال ضلع گجرات۔

برائے توجہ سیکرٹریان تحریک جدید

دفتر ہذا کی طرف سے معلومہ ہدایات برائے سیکرٹری تحریک جدید کی شق نمبر ۲ میں درج ہے :-

"ثواب کے معیار کے مطابق مختلف تاریخ ہائے سبقت کے اعلانوں کا بغور مطالعہ کرنا ہے اور ان کے مطابق احباب کی فہرست السابقون الاولون اور دوسری فہرست مرکز کو بھجوانا ہے"

اس ہدایت کے مطابق اکثر جماعتوں کی طرف سے ۲۹ رمضان کی فہرستیں بعد شکریہ موصول ہو گئی ہیں بقیہ جماعتوں کے سیکرٹریان بھی اس طرف توجہ فرمائیں نیز اب ۲۹ رمضان کے بعد ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ تک جن دوستوں نے سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے ان کی فہرستیں بھی مطلوب ہیں۔ امید ہے سیکرٹریان کرام اس طرف بھی کما حقہ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ترجمہ قرآن مجید

اردو ترجمہ کے ساتھ انگریزی ترجمہ کے ساتھ۔ گجراتی ترجمہ کے ساتھ۔ سندھی ترجمہ کے ساتھ اور فارسی ترجمہ کے ساتھ۔

نیز بلا ترجمے

سینکڑوں سائز اور سینکڑوں ڈیزائن

ہدیے دو روپیہ سے لے کر پانچ سو روپیہ تک

مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے

کتاب خیر و برکت مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

سٹینوگرافروں کی ضرورت

سٹینوگرافر کی اسامیوں کے لئے درخواست بنام سیکرٹری ویسٹ پاکستان اگریکلچرل ڈیلپمنٹ کارپوریشن لاہور ۲۸/۲/۶۷ تک

قابلیت کم از کم میٹرک پسند ڈویژن شارٹ ہینڈ کی رفتار ۸۰ الفاظ فی منٹ ٹائپ ۳۵ الفاظ فی منٹ۔ (پی ٹی ۲۲-۲-۶۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

بہترین ملبوسات دیدہ زیب رنگوں میں احمد کلاتھ سٹور گولبازار ربوہ سے خرید فرمادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرک کا مسئلہ نہایت ہی باریک مسئلہ ہے

شرک اور اس کی دس اقسام!

(۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (الحج آیت ۳۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے توحید کے مقابلہ میں شرک کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص بلندی سے گر جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پھر اس کے ٹکڑوں کو دور پھینک دے کیونکہ مشرک اپنے کئی آقا تجویز کرتا ہے اور ہر آقا کو اس کے گوشت پر حق ہے۔

اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ شرک کا مسئلہ ایسا سیدھا سادہ نہیں جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے بلکہ نہایت باریک مسئلہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر قومیں جو بظاہر شرک کی مخالف ہیں عملاً شرک میں مبتلا پائی جاتی ہیں اور اس کا سبب یہی ہے کہ وہ شرک کی حقیقت سمجھنے سے قاصر رہی ہیں اصل بات یہ ہے کہ شرک کی کوئی ایک تعریف نہیں ہے بلکہ مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے اس مرض کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے جب تک اسے ایک تعریف کے اندر لانے کی کوشش کی جائے اس وقت تک یہ مسئلہ ایک عقدۂ لاینحل ہی رہتا ہے۔ میرے نزدیک شرک مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہے۔

اوّل:۔ یہ خیال کرنا کہ ایک سے زیادہ ہستیاں ہیں جو یکساں طاقت رکھتی ہیں۔ اور سب کی سب دنیا کی حاکم اور سردار ہیں یہ شرک فی الذات ہے۔

دوسرے:۔ یہ خیال کرنا کہ دنیا کی مدبّر ہستیاں ایک سے زیادہ ہیں جن میں کمالات تقسیم ہیں کسی میں کوئی کمال ہے اور کسی میں کوئی۔ یہ شرک بھی شرک فی الذات میں ہی داخل ہے

تیسرے:۔ وہ اعمال جو مختلف قوموں میں عاجزی اور انکساری کے لئے اختیار کئے گئے ہیں۔ اُن میں سے جو حد درجہ کے انتہائی عاجزی کے اعمال ہیں اُن کو خدا کے سوا کسی اور کے لئے اختیار کرنا۔ مثلاً سجدہ انتہائی ادب اور تذلل کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ پس یہ عمل صرف خدا کے لئے جائز ہے کسی اور کے لئے نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن سجدہ کے علاوہ بھی مختلف اقوام میں مختلف حرکاتِ بدن انتہائی تذلل کے لئے قرار دے دی گئی ہیں جیسے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا۔ یا رکوع وغیرہ کرنا۔ ان سب امور کو خدا تعالےٰ نے عبادتِ الٰہی کا حصہ بنا دیا ہے۔ پس اب یہ عمل کسی اور کے لئے جائز نہیں۔

چہارم:۔ شرک کی چوتھی قسم یہ ہے کہ انسان اسباب ظاہری کے متعلق یہ سمجھے کہ ان سے میری سب ضروریات پوری ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کے تصرف کا خیال دل سے ہٹا دے اور یہ خیال کرے کہ صرف مادی اسباب ہی ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ بھی شرک ہے۔ ہاں اگر یہ خیال کرے کہ ان سامانوں میں خدا تعالےٰ نے فلاں طاقت رکھی ہے۔ اور اس کے ارادہ کے ماتحت ان کے نتائج پیدا ہوں گے تو یہ شرک نہیں ہوگا۔

پنجم:۔ شرک کی پانچویں قسم یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی وہ مخصوص صفات جو اس نے بندوں کو نہیں دیں۔ جیسے مردہ کو زندہ کرنا یا کوئی چیز پیدا کرنا یا خدا تعالےٰ کا ازلی اور غیر فانی ہونا ایسے امور میں خدا تعالےٰ کی خصوصیت کو مٹا دیا جائے۔ اور ان صفات میں کسی غیر کو شریک کر لیا جائے۔ خواہ اس عقیدہ کی بناء پر ہی کہ شریک کیا جائے کہ خدا نے اپنی مرضی اور اپنے اذن کے ساتھ یہ صفات یا ان کا کچھ حصہ کسی خاص شخص کو دے دیا ہے۔ یہ بھی شرک ہی ہوگا۔" (باقی)

(تفسیر کبیر صفحہ ۴۳-۴۴)

صدر ایوب مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے

لاہور ۲۷ فروری۔ صدر ایوب مارچ کے آخر میں مشرقی پاکستان کا دس روزہ دورہ کریں گے۔ یہ بات گورنر مشرقی پاکستان نے لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتائی۔

آٹھ صوبوں میں کانگریس کے اقتدار کا خاتمہ ہوگیا

کیرالہ، بنگال، اڑیسہ اور مدراس میں مخالف حکومتوں کے قیام کی بات چیت شروع ہوگئی

نئی دھلی ۲۷ فروری۔ بھارت میں عام انتخابات کے نتائج بڑی حد تک مکمل ہو گئے ہیں آٹھ صوبوں میں کانگریس کے اقتدار کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ کیرالہ۔ بنگال۔ اڑیسہ۔ اور مدراس میں غیر کانگریسی حکومتیں قائم کرنے کی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ کانگریس نے لوک سبھا میں اکثریت حاصل کر لی ہے لیکن ۵۲۱ کے ایوان میں اس کی طاقت پر ضرب کاری لگی ہے اور ۹۶ نشستیں اس سے چھن گئی ہیں۔ دہلی سمیت آٹھ صوبوں میں اقتدار اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ حتیٰ کہ دہلی میں جو مرکزی حکومت کا صدر مقام ہے انتہا پسند ہندو تنظیم جن سنگھ کا قبضہ ہو گیا ہے۔ پورے ملک میں مخالف جماعتیں اپنی فتح کا جشن منا رہی ہیں اور کانگریسی حلقوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ کل رات گئے تک وزیر اعظم اندرا گاندھی کی رہائش گاہ پر کانگریسی لیڈروں میں صلاح مشورے جاری رہے۔ کانگریس کے باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق مرارجی ڈیسائی آئندہ ملک کے وزیر اعظم ہوں گے اور اندرا گاندھی ان کے مقابلہ سے دستبردار ہو جائیں گی۔ لیکن اس بات کا امکان ہے کہ وہ بھی ان کے مقابلہ میں ڈٹ جائیں۔

"نیویارک ٹائمز" نے آج اپنے اداریہ میں بھارت کے انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت عملی طور پر تقسیم ہو گیا ہے اور عالمی امور میں اب اس کے اثر و رسوخ کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اخبار نے یہ بھی کہا ہے کہ بھارت کے پچاس کروڑ عوام مذہبی جنون اور علاقائی عصبیت میں مبتلا ہیں۔ اور ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں۔

تازہ اطلاع کے مطابق لوک سبھا کے ۵۲۱ کے ایوان میں اب تک ۴۸۰ نتائج کا اعلان کیا جا چکا ہے ان میں سے ۲۶۶ کانگریس نے اور باقی دوسری جماعتوں نے حاصل کی ہیں۔ لوک سبھا میں کانگریس کے بعد دوسری بڑی جماعت سوتنترا پارٹی ہے جس نے ۳۹ نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے اس کے بعد آزاد ارکان ہیں جن کی تعداد ۴۰ ہے پچھلی پارلیمنٹ کے مقابلہ میں تمام مخالف جماعتوں نے اپنی تعداد میں اضافہ کیا ہے جن سنگھ کے ارکان کی تعداد اتنی تھی لوک سبھا میں اس کی کارکردگی چار گنا ہوگی ہے۔ سوتنترا پارٹی اور متحدہ سوشلسٹ پارٹی کی طاقت بھی دگنی ہو گئی ہے۔ اسی طرح کمیونسٹ ارکان کی تعداد میں بھی زبردست اضافہ ہو گیا ہے۔

وقف عارضی کے متعلق ایک ضروری اعلان

مربیان سلسلہ مفوضہ پروگرام کے مطابق اپنے کام کی رپورٹ ساتھ کے ساتھ بھجواتے چلے جائیں جن مربیان کے پاس وقف عارضی کے فارم نہ ہوں وہ مولانا ابوالعطاء صاحب سے منگوالیں۔ اور فارم پُر کر کے جلد بھجوائیں۔ جنہوں نے بغیر فارموں کے کام کیا ہے وہ بھی اپنی رپورٹ بھیج دیں تاکہ ان اصحاب کو جنہوں نے وقف کیا ہے فارم بھجوا کر ان کی تکمیل کروالی جائے۔ رپورٹیں نظارت ہذا کے توسط سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوانی چاہئیں۔

قاضی محمد نذیر
ناظر اصلاح و ارشاد

نظام حیدرآباد کی پورے فوجی اعزاز کے ساتھ تدفین

حیدرآباد دکن ۲۷ فروری۔ میر عثمان علی خان نظام حیدرآباد دکن کو مورخہ ۲۵ فروری کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی میت کنگ کوٹھی سے ایک توپ گاڑی پر مکّی مسجد تک لے جائی گئی جہاں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں لاکھوں افراد شریک ہوئے راستہ میں کھڑے ہوئے تقریباً پانچ لاکھ افراد نے اپنے سابق سربراہ کو آخری خراج عقیدت پیش کیا۔ انہیں جودی مسجد میں ان کی والدہ کی قبر کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ میت کو مرحوم کے جانشین نواب مکرم جاہ اور مرحوم کے بیٹوں نے قبر میں اتارا اسی وقت فوجی دستہ نے لاسٹ پوسٹ کی الوداعی دھنیں بجائیں اور اس طرح ریاست حیدرآباد کے عروج و زوال کی کہانی کا آخری باب بھی ختم ہو گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۲۵۷